بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
دو روزنامہ
خاص نمبر ۲۸ خطبہ عید قادیان
الفضل
یوم شنبہ دو شنبہ
قیمت سالانہ ۱۸ روپے
ماہوار ۱½ روپیہ
جلد ۳۵ | ۲۵ ماہ ظہور ۱۳۲۶ ہش | ۸ شوال ۱۳۶۶ھ | ۲۵ اگست ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۹۶

163 مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ ظہور ۱۳۲۶ ہش حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۵½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال ویسی ہی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

Digitzed by Khilafatt Library

خطبہ عید الفطر

منزلِ مقصود پر پہنچنے کیلئے نیک اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو

خدا تعالیٰ کے لگائے ہوئے درخت ہمیشہ آندھیوں اور طوفانوں کے اندر ہی ترقی کیا کرتے ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸ اگست ۱۹۴۷ء

مرتبہ:۔ چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی

تشہد۔ تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ اور جب سے اللہ تعالیٰ کے رسول دنیا میں آنے شروع ہوئے ہیں۔ یہ الٰہی سنت چلی آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے لگائے ہوئے درخت ہمیشہ آندھیوں اور طوفانوں کے اندر ہی ترقی کیا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی جماعت کا یہ فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ ان آندھیوں اور طوفانوں کو صبر سے برداشت کرے۔ اور کبھی ہمت نہ ہارے جس کام کے لئے الٰہی جماعت کھڑی ہوتی ہے۔ وہ کام خدا تعالیٰ کا ہوتا ہے بندوں کا نہیں تاہم وہ آندھیاں اور طوفان جو بظاہر اس کام پر چلتے نظر آتے ہیں۔ درحقیقت وہ بندوں پر چل رہے ہوتے ہیں۔ اس کام پر نہیں چل رہے ہوتے۔ اور یہ محض نظر کا دھوکہ ہوتا ہے۔ جیسے تم نے ریل کے سفر میں دیکھا ہوگا۔ کہ چل تو ریل رہی ہوتی ہے مگر تمہیں نظر یہ آتا ہے۔ کہ درخت چل رہے ہیں۔ اسی طرح جب آندھیاں اور طوفان الٰہی سلسلوں پر آتے ہیں۔ تو جماعتیں یہ خیال کرتی ہیں۔ کہ یہ آندھیاں اور طوفان ہم پر نہیں بلکہ سلسلہ پر چل رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ وہ سلسلہ پر نہیں آرہے ہوتے بلکہ افراد پر آرہے ہوتے ہیں۔ ان افراد پر جو اس سلسلہ پر ایمان لانے والے ہوتے ہیں۔ ان آندھیوں اور طوفان کو بھیجکر اللہ تعالیٰ مومنوں کے

ایمانوں کا امتحان

لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے کلام اور خدا تعالیٰ کی کبھی ہوئی تعلیم کا امتحان لینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ امتحان تو انسانوں کا لیا جاتا ہے۔ پس یہ آندھیاں اور یہ طوفان انسانوں پر آتے ہیں۔ مگر انسان کم عقلی سے یہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ کسی اور پر آرہے ہیں۔ اور وہ طوفان جو اس کو ہلا رہے ہوتے ہیں ان کے متعلق وہ یہ خیال کرتا ہے۔ کہ یہ خدا کے سلسلہ کو ہلا رہے ہیں۔ اس وقت اپنے

انسان کی مثال

بالکل اس عورت کی سی ہوتی ہے۔ جو قادیان کی رہنے والی تھی۔ اور جس نے نیک مگر ہٹ کے دھنی میں کچھ لقمے تحفہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
طبع از عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

اور یہ اس کی خاندانی بیماری تھی۔ وہ نہایت شریف اور باحیا عورت تھی۔ مگر جنون کی حالت میں وہ باہر پھرا کرتی تھی۔ ایک دن وہ ہماری نانی صاحبہ مرحومہ کے پاس بیٹھی تھی۔ اس دن اس کا دماغ کچھ اچھا تھا۔ اور دورہ زور پر نہ تھا۔ ایک دو عورتیں اور بھی وہاں بیٹھی تھیں۔ اتنے میں زلزلہ آیا۔ ہماری نانی صاحبہ مرحومہ نے کہا کہ زلزلہ آیا ہے۔ یہ سنکر اس عورت نے اپنا ہاتھ نانی صاحبہ مرحومہ پر رکھا۔ اور کہنے لگی۔ بی بی گھبراؤ نہیں۔ زلزلہ نہیں آیا۔ بلکہ میرا سر چکرا رہا ہے۔ ایسی ہی حالت اس انسان کی بھی ہوتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہوتا ہے، کہ اس عورت نے تو کہا تھا۔ کہ میرا سر چکرا رہا ہے۔ مگر اس

ابتلا کے وقت

لوگ سمجھتے ہیں۔ سلسلہ کا سر چکرا رہا ہے۔ پس ہماری جماعت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ پودا جو خدا تعالیٰ نے لگایا ہے۔ وہ بڑھیگا۔ پھولے گا۔ اور پھولے گا۔ اور اس کو کوئی آندھی تباہ نہیں کر سکتی۔ ہاں ہماری غفلتوں یا ہماری سستیوں یا ہماری لغزشوں کی وجہ سے اگر کوئی ٹھوکر آجائے۔ تو وہ ہمارے لئے ہوگی۔ سلسلہ کے لئے نہیں ہوگی۔ جب ہم اپنے توازن کو درست کر لیں گے۔ اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کر لیں گے۔ تو وہ حوادث خود بخود دور ہوتے چلے جائیں گے۔ بلکہ وہ حوادث ہمارے لئے رحمت اور برکت کا موجب بن جائیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکہ سے ہجرت کی۔ تو لوگوں نے سمجھا کہ ہم نے ان کے کام کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور یہ حادثہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے ساتھیوں کے لئے

زبردست حادثہ

ہے۔ لیکن جس کو لوگ حادثہ سمجھتے تھے۔ کیا وہ حادثہ ثابت ہوا۔ یا برکت؟ دنیا جانتی ہے۔ کہ وہ حادثہ ثابت نہ ہوا۔ بلکہ وہ الٰہی برکت بن گیا۔ اور اسلام کی ترقیات کی بنیاد اس پر پڑی۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے

ایمانوں کی فکر

کرنی چاہیئے۔ اگر تم اپنے ایمانوں کو بڑھا لوگے۔ اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کر لوگے۔ تو تمہارے لئے سال میں صرف دو عیدیں ہی نہیں آئیں گی۔ بلکہ ہر نیا دن تمہارے لئے عید ہوگا۔ اور ہر نئی رات تمہارے لئے نیا چاند لیکر آئے گی۔ تم خدا تعالیٰ کی برگزیدہ جماعت ہو۔ اور خدا تعالیٰ اپنی برگزیدہ جماعت کو اٹھانے اور بڑھانے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اگر کوئی کوتاہی ہوتی ہے تو ہماری طرف سے ہوتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بچہ جب تک نہ روئے۔ ماں اسے دودھ نہیں پلاتی۔ لیکن ماں کی چھاتیاں ہر وقت بچے کو دودھ دینے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ جونہی بچہ روتا ہے۔ ماں اسے اٹھا کر اپنی چھاتی سے چمٹا لیتی اور اسے دودھ پلانے لگتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے حضور ہر وقت دعاؤں میں لگے رہو۔ اور اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو۔ ابھی تمہارے زخم تازہ ہیں۔ اس لئے میں ان زخموں کو چھیڑنا نہیں چاہتا۔ ورنہ میں تمہیں بتاتا۔ کہ جو حادثات ہوئے ہیں۔ ان میں تمہاری اپنی بھی

بہت سی ذمہ واری ہے

مگر چونکہ میں تمہارے زخموں کو چھیڑنا اس وقت پسندیدہ نہیں سمجھتا۔ اس لئے چشم پوشی سے کام لیتا ہوں۔ لیکن میں تمہیں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ تمہیں مغموم ہونے اور مایوسی کی کوئی ضرورت نہیں۔ آج کا دن

عید کا دن

ہے۔ اور عید کا دن بہرحال کثرت سے خوشی اپنے ساتھ لاتا ہے۔ اگر کسی کے گھر میں کوئی حادثہ ہو گیا ہو۔ یا اسے کوئی رنج پہنچا ہو۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ عام طور پر یہ دن اپنے ساتھ بیشمار خوشیاں لاتا ہے۔ اسی طرح اگر تم خود اپنے دلوں کو زخمی کر لو۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ ماضی کا زمانہ خوشیاں ہی لانے والا ہوتا ہے۔ اور وہ بہرحال اوپر کی طرف جاتا ہے۔ نیچے کی طرف نہیں جاتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قانون بھی ہے اور باسط بھی ہے۔ جیسے جہاز کبھی اوپر کو جاتا ہے۔ اور کبھی نیچے کو۔ جن لوگوں نے کبھی جہاز کے ذریعہ سمندر کا سفر کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ کبھی تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاز نیچے کو جا رہا ہے۔ اور کبھی یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ جہاز اوپر کو جا رہا ہے۔ حالانکہ جہاز سیدھا آگے کو بڑھ رہا ہوتا ہے۔ مگر سفر کرنے والوں کا احساس یہی ہوتا ہے۔ کہ جہاز کبھی نیچے کو جاتا ہے۔ اور کبھی اوپر کو جاتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ جہاز آگے کو چلتا ہے نہ کہ اوپر یا نیچے کو اور جہاز کا اوپر یا نیچے ہونا اس کا اپنا اوپر یا نیچے ہونا نہیں ہوتا۔ بلکہ سمندر کی لہروں کی بلندی یا پستی ہوتی ہے۔ اسی طرح انبیاء کی جماعتیں آندھیوں اور طوفانوں کا مقابلہ کرتے ہوئے آگے کو چل رہی ہوتی ہیں۔ اور وہ تمام رکاوٹوں سے محفوظ رہ کر آگے بڑھ جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا جہاز سلامتی کے ساتھ اس منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ جہاں وہ ان تمام وعدوں کو پورا ہوتے دیکھ لیتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ کئے تھے۔ پس منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لئے ایک ہی چیز کی ضرورت ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اپنے اندر

نیک اور پاک تبدیلی

پیدا کرلو۔ نبیوں کی جماعتوں کے اندر عجز اور انکسار ہونا چاہیئے۔ تکبر اور غرور نہیں ہونا چاہیئے۔ ان کے اندر کبھی یہ احساس نہیں پایا جانا چاہیئے۔ کہ ہم فلاں کام کو اپنی طاقت کے ساتھ یوں کر دیں گے۔ اگر وہ فی الحقیقت زور سے ایسا کر لیں۔ تو خدا تعالیٰ اور اس کے

انبیاء کی معجز نمائی

کیا رہ گئی۔ تم ہمیشہ حضرت موسیٰؑ کی صداقت کی یہی دلیل دیا کرتے ہو۔ کہ حضرت موسیٰؑ نے جو کچھ کیا وہ حضرت موسیٰؑ کی جماعت کبھی نہیں کر سکتی تھی۔ تم حضرت عیسیٰؑ کی سچائی کی دلیل یہی دیا کرتے ہو۔ کہ حضرت عیسیٰؑ نے جو کچھ کیا۔ وہ حضرت عیسیٰؑ کی جماعت نہیں کر سکتی تھی۔ اسی طرح تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منجانب اللہ ہونے کی یہی دلیل دیا کرتے ہو۔ کہ آپؐ نے جو کچھ کیا۔ وہ آپؐ کی جماعت نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن تم اپنے متعلق کبھی وقت کہہ دیتے ہو۔ ہم یوں کریں گے۔ اور یوں کریں گے بے شک تم ساتھ یہ بھی کہتے ہو۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل کا اقرار تم صرف منہ سے کرتے ہو۔ منہ سے تو ہر شخص کہہ دیتا ہے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ جزئیات کے متعلق تمہارے اندر یہ احساس پیدا ہوا کرتا ہے۔ کہ ہم یوں کر دیں گے۔ حالانکہ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ جماعت کی ترقی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں نہیں۔ بلکہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس طرح تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو باطل کرنا چاہتے ہو۔ اور یہ ثابت کرنا چاہتے ہو۔ کہ نعوذ باللہ آپؑ کو خدا تعالیٰ نے کھڑا نہیں کیا تھا۔ اگر تمہاری بات کو درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ جھوٹا قرار دینا پڑتا ہے۔ اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے راستباز نبی تھے۔ اور یقیناً تھے تو تمہاری بات غلط ثابت ہوتی ہے۔ پس تم اپنے آپ کو ایسے مقام پر کیوں کھڑا کرتے ہو۔ جہاں تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ٹکراؤ۔ جب تک تمہارے اندر یہ یقین اور وثوق پیدا نہیں ہو جاتا۔ کہ جو کچھ کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے کاموں کو سرانجام دینا تمہاری طاقت سے بالا ہے۔ اور ہے بھی فی الواقعہ اسی طرح۔ اس وقت تک تم

خدا تعالیٰ کی شان

اور اس کی برتری کا اقرار نہیں کرتے۔ اور اس کی قدرت کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور جب تم خدا تعالیٰ کی شان اور اس کی قدرت کا سچے دل سے اقرار نہیں کرتے۔ تو خدا تعالیٰ تمہاری مدد کس طرح کر سکتا ہے۔ تم اپنے متعلق صرف یہ سمجھو کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں قربانی کا بکرا بنایا ہے۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ ان بکروں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ عید بالکل الگ چیز ہے۔ اور بکرے الگ چیز ہیں۔ پس تم اپنے دلوں کے اندر یہ یقین رکھو۔ کہ تم صرف قربانی کے بکرے ہو۔ اور جو کچھ ہے۔ وہ تمہارا خدا ہی ہے۔ تم کچھ بھی نہیں۔ جس دن تم اس انکسار کے مقام پر کھڑے ہو جاؤ گے۔ اور جس دن تم اعتراف نصرت باری کا مقام حاصل کر لو گے۔ تو گو نصرت الٰہی اب بھی تمہارے شامل حال ہے۔ مگر اس وقت جو اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے لئے آئے گی وہ اس سے کہیں بالا ہوگی۔ پس تم اپنے آپ کو

الٰہی قدرتوں کا آلہ

بنا لو۔ اس وقت ہزاروں اور لاکھوں انسان دنیا میں ایسے ہیں۔ جو چوہڑوں اور چماروں کا کام کرتے ہیں۔ ہیں تو وہ بھی انسان ہی۔ لیکن ذرا بازاروں

الفضل کی اشاعت میں جبری ناغہ ۱۔ برقرار رہنے کے باعث الفضل گزشتہ چار روز شائع نہیں ہو سکا۔ منیجر

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تو جانتا ہوں تو دو کہ فلاں چوہڑا ریل دیہ قادیان کے جانب جنوب ایک گاؤں ہے، سے آیا ہے یا فلاں چوہڑا اس اول سے آیا ہے تو کیا لوگ ان کو دیکھنے لگ جائینگے یا شہر میں کوئی حرکت ان کی آمد سے پیدا ہوگی۔ اگر کوئی حرکت شہر میں پیدا ہوگی۔ تو وہ یہ ہوگی کہ لوگ کہیں گے لڈو مٹھڈو اور پیشہ والے کا دماغ خراب ہوگیا ہے۔ لیکن اگر شہر میں یہ منادی کی جائے کہ

نپولین کی جوتی

لاہور شہر میں لائی گئی ہے۔ تو لوگ جوق در جوق لاہور کی طرف نپولین کی جوتی دیکھنے کیلئے روانہ ہو جائینگے۔ آپ دیکھو وہ ایک جوتی ہوگی۔ اور اس مردہ بکری کا چمڑا انسان کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔ جس سے وہ جوتی بنی ہوگی۔ اگر وہ چوہڑا علم حاصل کرتا اور ترقیات کے میدان میں دوڑ لگاتا تو ممکن تھا کہ وہ بھی نپولین بن جاتا یا بادشاہ بن جاتا۔ لیکن اس کے آنے سے تو شہر میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوگی۔ اور نپولین کی جوتی کی خبر سنکر سارے شہر میں اس کے دیکھنے کے لئے شوق پیدا ہو جائیگا عام طور پر پرانے قالین دو دو چار چار روپے کو بکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی قالین کسی سابق بادشاہ یا ملکہ کا ہو تو لوگ اسے پچاس پچاس ہزار روپیہ میں بھی فروخت کر لیتے ہیں۔ بلکہ بعض شوقین تو ایسی چیزوں کو پچاس پچاس لاکھ روپیہ میں بھی خرید نے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ انگریزی کے شاعر شیکسپیئر کی کتابیں جن کو اس نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا آج چالیس چالیس پچاس پچاس ہزار روپیہ میں فروخت ہوئی ہیں۔ بلکہ بعض ہستیاں تو ایسی ہیں کہ جن کے کسی چیز کو چھونے سے ہی حقیر چیزیں اعلےٰ ہو جاتی ہیں۔ پس تم یہ مت خیال کرو کہ تم نے کوئی کام کر دیا۔ تو تم بڑے ہو جاؤ گے۔ بلکہ یہ سمجھو کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہمارا خدا ہی ہمارے سب کام کرتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بڑائی کہ تم اپنے کام کا ذکر کرکے اپنے آپ کو بڑا ثابت کرنے کی کوشش کرو۔ اتنی ہی بڑائی ہے کہ تم

خدا تعالیٰ کی تلوار

بن جاؤ۔ ہتھیار بے شک ایک بے بہا چیز ہے۔ مگر یہ نہ سمجھو کہ ہتھیار ہوں کہ تم بے جان ہو کر گر جاؤ گے۔ اگر ایک بادشاہ کی بندوق یا کسی بادشاہ کا تلوار یا شمشیر کی کوئی کچھ حیثیت رکھتی ہیں تو تم سمجھو تو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا ہتھیار بن جاتا ہے۔ اس کی کیا حیثیت ہوگی۔ پس میں

دوستوں کو نصیحت

کرتا ہوں کہ تکبر اور بڑائی کا خیال چھوڑ دو اور اپنے نفسوں پر ایک موت وارد کر لو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا ہتھیار بنا لے یاد رکھو جب تک تمہارے نفسوں میں تکبر اور نخوت اور خود نمائی کی ذرا بھی رمق باقی ہے۔ اس وقت تک تمہارے نفس کسی کام کے نہیں ہیں۔

خطبہ ثانی

کے بعد حضور نے فرمایا

اب میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اپنے فضل کی بارش نازل فرمائے اور ہمارے لئے ساری عیدیں حقیقی معنوں میں عیدیں بن جائیں اور ہر عید ہمارے اندر عاجزی اور فروتنی کی روح پیدا کرنے والی ہو نہ کہ تکبر اور غرور پیدا کرنے والی۔ ہم جو بھی کام کریں اس کے متعلق یہ یقین رکھیں کہ یہ خدا تعالیٰ نے کیا ہے ہم تو اس کی عاجز اور کمزور مخلوق ہیں

(اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو اور غیر مطبوعہ مکتوب

حضرت سید فضل شاہ صاحب مرحوم کے نام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین مکتوب جو حضور پر نور نے سید فضل شاہ صاحب کے نام رقم فرمائے۔ قبل ازیں الفضل میں چھپ چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں دو مکتوب اور بھی شائع کئے جاتے ہیں۔

خاکسار:۔ ملک فضل حسین کارکن تالیف و اشاعت

چوتھا مکتوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی

محبی عزیزی اخویم سید فضل شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے تفرقہ خاطر سے عجیبت نہایت مغموم و متفکر ہوئی۔ لیکن بقول شخصے مشکلے نیست کہ آساں نشود مرد باید کہ ہراساں نشود و خدا تعالیٰ کی عجائب قدرتوں اور کاملوں کی طرف نظر کرکے کچھ بھی غم باقی نہیں رہتا۔ دیر آید درست آید انشاء اللہ العزیز آپ کے لئے اور آپ کے بھائی ناصر شاہ صاحب کے لئے توجہ سے دعا کروں گا۔ آپ تسلی رکھیں۔ اور رسالہ ازالہ اوہام شاید بیس دن تک چھپ کر آجائے۔ اسوقت بھیجنا دنگا زیادہ مزیت ہے والسلام

خاکسار:۔ غلام احمد

از لدھیانہ اقبال گنج ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۷ء

پانچواں مکتوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی

مشفقی محبی اخویم سید فضل شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے آخری عنایت نامے پہنچے میں بباعث سرگردانی سفر کے جلد جواب نہیں لکھ سکا۔ مگر خیر کہ آپ کی پریشانی پر سخت تردد اور غم ہے اور میں دل سے دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کے فکر جلد رفع کرے اور اپنی طرف سے آپ کے لئے وجہ معاش پیدا فرماوے۔ مجھے آپکا بہت خیال اور از حد خیالی رہتا ہے اور دعا کیجاتی ہے۔ مگر مرتب اوقات پر موقوف ہے۔ وہ لوگ بے وقوف ہیں۔ جو آپ کو ڈراتے ہیں کہ آپ بہت سادہ ہیں آپ کی نوکری نہیں ہوگی وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے مگر میرے نزدیک بجائے نوکری کے اگر کوئی کسی ٹھیکہ کی طرف توجہ فرماویں تو بہتر ہے اور میں اسوقت بمقام جالندھر ہوں۔ اور غلہ منڈی بر مکان وکیل زین العابدین اترا ہوا ہوں آپ کی ملاقات کا از حد شوق ہے۔ لیکن وقت پر موقوف ہے۔ زیادہ حد ادب

والسلام

از طرف عاجز علی السلام تیکم

خاکسار غلام احمد از جالندھر

از طرف مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ لکو علیکم السلام جاتا ہے

اس سال کی دوسری تعلیم القرآن کلاس

مورخہ ۲۸ اگست ۱۷ء سے ۲۵ ستمبر ۱۷ء تک منعقد کی جائیگی انشاء اللہ العزیز

تمام احباب اور جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے مطابق ایک دوسری تعلیم القرآن کلاس مورخہ ۲۸ اگست ۱۷ء سے شروع کی جائے گی۔ جو انشاء اللہ العزیز ۲۵ ستمبر ۱۷ء تک جاری رہے گی

تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے اس کلاس میں نمائندگان بھیجیں خصوصاً اس وقت جبکہ ملک میں اہم تغیرات ہو رہے ہیں۔ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں احباب کا تشریف لانا اور اپنے پیارے امام کے ساتھ دعاؤں میں شامل ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکات کا موجب ہے۔

والسلام احقر العباد اختر ایم اے سیکرٹری تعلیم القرآن کمیٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں ہر طرح خیریت ہے

قادیان ۲۴ ماہ ظہور۔ احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں ہر طرح خیریت ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور خاندان نبوت کے دیگر تمام افراد و احباب جماعت خیر و عافیت سے ہیں۔

احباب درد دل کے ساتھ مرکز سلسلہ کی حفاظت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ خاندان نبوت کے تمام افراد اور تمام احمدی احباب کی خیر و عافیت کے لئے بالالتزام دعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اپنے مسیح پاک کی مقدس بستی کو ہر قسم کے فتنوں اور فساد سے محفوظ رکھے۔ اور پاکستان میں فتنہ و فساد کی جو آگ بھڑک رہی ہے اسے اپنے فضل و کرم کے پانی سے جلد بجھا دے۔ اور امن و امان قائم کرے۔ آمین

مشرقی پنجاب میں قیام امن کی کوشش

مسٹر مظفر علی خان اور پنڈت نہرو کی آمد

لاہور ۲۳ اگست۔ امید ہے۔ کہ پاکستان گورنمنٹ کے وزیر مسٹر مظفر علی خان آج لاہور پہنچ جائینگے۔ آپ کل جالندھر میں پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان سے مشرقی پنجاب کے فسادات کے سلسلے میں مشورہ کرینگے معلوم ہوا ہے کہ دونوں اصحاب نے مشرقی پنجاب میں امن قائم کرنے کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ وہ فساد زدہ رقبوں کا دورہ کرینگے اور اس وقت تک واپس نہیں جائینگے جب تک کہ امن قائم نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک ڈیڑھ لاکھ پناہ گزین مشرقی پنجاب سے نکل چکے ہیں۔

کل جالندھر میں مشرقی اور مغربی پنجاب کے وزراء کے درمیان جو مشورے ہوئے ان کے نتیجہ میں مشرقی پنجاب کی وزارت نے وعدہ کیا ہے۔ کہ پناہ گزینوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مزید امدادی کیمپ کھولے جائینگے اور اس سلسلے میں مقامی مسلم لیگ کے کارکنوں سے مشورے سے کام کیا جائے گا۔

صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی وزارت قائم ہو گئی

خان عبدالقیوم خان وزیر اعظم مقرر ہوئے

پشاور ۲۴ اگست۔ صوبہ سرحد کے گورنر سر جارج کنگھم نے ڈاکٹر خان صاحب کی وزارت کو برخاست کر دیا ہے۔ اور مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر خان عبدالقیوم خان کو وزارت بنانے کی دعوت دی ہے۔ آج انہوں نے حلف اٹھا کر وزارت کا چارج لے لیا ہے۔ خان محمد عباس خان بھی وزارت میں شامل ہو گئے۔ باقی وزراء کے نام بعد میں اعلان کیا جائیگا۔

ملاکنڈ ایجنسی کے ایک جرگہ نے خان عبدالقیوم خان سے ملاقات کی اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے اپنی وفاداری کا یقین دلایا۔

ہندوستان کے نائب وزیر اعظم

نئی دہلی ۲۳ اگست ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل کو ہندوستان کا نائب وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔

مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کے وفد کی پنڈت نہرو سے ملاقات

نئی دہلی ۲۴ اگست مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کے ایک وفد نے آج پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان سے ملاقات کی۔ اور ان سے مشرقی پنجاب کے فسادات کو سختی کے ساتھ دبانے کا مطالبہ کیا۔ پنڈت نہرو نے ان سے وعدہ کیا۔ کہ حکومت ہند اور مشرقی پنجاب کی حکومت فسادات کو بند کرانے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ مسلمانوں کے اس وفد کی قیادت چودھری محمد حسن نے کی۔ جو مشرقی پنجاب کی لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر ہیں۔

تعلیم

سات سالہ پروگرام

خدام الاحمدیہ کے آئندہ پروگرام میں شعبہ تعلیم کا کام درج ذیل ہے۔ حضور کی ہدایات کو اپنے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

(۱) خدام و اطفال تعلیم کی طرف خاص توجہ دیں۔

(۲) مجالس اپنے حلقوں میں ایک سیکرٹری مقرر کریں جو دس سال سے بیس سال کے خدام و اطفال کی فہرست تیار کرے۔ اور نوٹ کرے کہ ان میں سے کتنے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور کتنے تعلیم حاصل نہیں کر رہے۔ اس عمر کے جو خدام و اطفال تعلیم حاصل نہ کر رہے ہوں ان کے والدین کو توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلائیں۔ بوقت ضرورت مرکز سے بھی ایسے والدین پر زور ڈلوایا جائے گا۔

(۳) طلبہ خدام و اطفال کی نگرانی کی جائے کہ سٹرائی کے وقت گلیوں میں نہ پھریں۔

(۴) اس نگرانی کے لئے کچھ خادم ہر روز مقرر کئے جائیں۔ جو سٹرائی کے وقت گلیوں میں پھرنے والے خدام و اطفال سے پوچھیں کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ اس سے طلباء میں آوارگی کی عادت کم ہوتی رہے گی۔ اور وہ پڑھائی میں بھی زیادہ دلچسپی لیں گے۔

(۵) سٹرائی کے وقت آوارگی کرنے والوں سے بازپرس کی جائے۔

(۶) گو مدرسے جاری کرنا خدام الاحمدیہ کا کام نہیں۔ مگر تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کرنا ان کا فرض ہے۔ پس مجالس نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھیں۔ عام تعلیم کے ساتھ دلچسپی پیدا کرتے اور عام طور پر نوجوانوں کے اندر دینی تعلیم کا شوق پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سمجھتے ہیں کہ اگر خدام الاحمدیہ پوری محنت اور کوشش سے کام کریں تو وہ تین سال میں تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد پہلے کی نسبت دگنی تگنی ہو سکتی ہے۔

(۷) مجالس ایسے طریق سوچتی رہیں جن کی وجہ سے خدام میں تعلیم کا شوق ہمیشہ روبہ ترقی رہے۔

(۸) یہ سائنس کی ترقی کا زمانہ ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری جماعت کا ہر فرد سائنس کے ابتدائی اصولوں سے واقف ہو جائے۔ اور ابتدائی اصول اس کثرت کے ساتھ جماعت کے سامنے دہرائے جائیں کہ ہمارے نانی اور دھوبی بھی یہ بات جانتے ہوں کہ پانی دو گیسوں آکسیجن اور ہائیڈروجن سے بنا ہوا ہے۔ یا یہ کہ آگ آکسیجن لیتی اور کاربن چھوڑتی ہے۔ اور اگر اسے آکسیجن نہ ملے تو بجھ جاتی ہے۔ پس یہ ضروری ہے کہ جہاں ہمارے دوست دینی علوم سے واقف ہوں وہاں انہیں کچھ کچھ نہ سائنس کے ابتدائی اصولوں سے بھی واقفیت ہو۔ ۔۔۔ خدام الاحمدیہ